اِلہامی پیغام

فِلیموؔن کے نام

پَولُسؔ رسُول کے خط

کی

تفسیر

مُصنّف

سٹِیون مسعُود

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

ناشرین:

آوازِ حق

۲۰۱۷

www.awazehaq.com

فہرستِ مضامین

باب	مضمون	صفحہ
۱	مصنف، مقصد تحریر اور پس منظر	۱
۲	فِلیمون سے التماس	۹
۳	سفارش، سلام اور کلمات برکت	۱۶

تمہید

پاک کلام میں لکھا ہے، ''ہر ایک صحِیفہ جو خُدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راستبازی میں تربِیت کرنے کے لِئے فائِدہ مند بھی ہے تا کہ مردِ خُدا کامِل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لِئے بِالکل تیّار ہو جائے۔''
(۲۔تیِمُتھیُس ۳:۱۶۔۱۷)

''اِلہامی پیغام'' عُنوان کے تحت ہم آپ کی خدمت میں بائبل مُقدس کی مختلف کتابوں کی تفسیر پیش کرتے ہیں تا کہ نہ صِرف مسِیحی بلکہ غیر مسِیحی دوست بھی حکمت و زندگی سے بھرپور پاک کلام کو آسانی سے سمجھ کر خُدا کی نظر میں کامل و نیک بن سکیں۔ مگر آیئے سب سے پہلے یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ ''اِلہام'' کیا ہے؟ اِلہام جس یونانی لفظ کا ترجمہ ہے، اُس کا مطلب ہے ''وہ جو خُدا کی طرف سے پُھونکا گیا''۔ یعنی جس طرح خُدا نے عملِ تخلیق کے وقت اِنسان کے نتھنوں میں اپنی رُوح پُھونکی تھی، اُسی طرح اُس نے پاک صحیفوں میں بھی اپنی تخلیقی رُوح پُھونک دی ہے۔ رُوح اُلقُدس کی یہ سرگرمی ابتدائی کلیِسیا کے لِئے اِس بات کا ثبوت تھی کہ یہ صحیفے اِلہامی ہیں۔ خُدا نے اپنے پاک رُوح کے وسیلے سے اپنا کلام اِنسانی لفظوں میں پُھونک دیا۔ اِسی ٹھوس حقیقت پر مسِیحی کلیِسیا نے ہمیشہ دعویٰ کِیا کہ بائبل مُقدس ایک اِلہامی کتاب ہے، یعنی اُس کا منبع و سرچشمہ خُدا ہے۔ تو آیئے، ہم بائبل مُقدس میں سے فِلیمون کے نام، پولُس

سرچشمہ خُدا ہے۔ تو آیئے، ہم بائبل مُقدس میں سے فِلیمون کے نام، پَولُس رسُول کے خط کی تفسیر پر غور کریں:

پہلا باب

مصنف، مقصد تحریر اور پس منظر

(فِلیمون آیات ١۔٧)

پولس رسول کا شمار اُن رسولوں میں ہوتا ہے جنہوں نے یسوع مسیح کی خاطر قیدخانے کی تکلیف، مصیبت اور دُکھ برداشت کِئے بلکہ کہا جاتا ہے کہ مسیح کا پرچار کرنے کے جرم میں رومی حکومت نے ٦٦ یا ٦٧ عیسوی میں اُسے موت کی سزا دے دی۔ ایک روایت کے مطابق رُوم سے اُوستیہ کی بندرگاہ کو جانے والی سڑک پر پولس کا سرقلم کیا گیا۔

وہ جب تک زندہ رہا یہی پرچار کرتا رہا کہ نجات صرف مسیح کے وسیلہ سے مِل سکتی ہے۔ قید خانے کے دُکھ اور تکلیف میں بھی اُس نے انجیل کے پرچار کو جاری رکھا اور مختلف علاقوں میں قائم کی ہوئی مسیح کی کلیسیاؤں کے ساتھ خط و کتابت کے ذریعہ رابطہ رکھا۔ آج جس خط پر ہم غور کر رہے ہیں وہ اُس نے اپنے ایک ہمخدمت فلیمون کے نام لکھا۔ یہ چھوٹا سا خط اُن چار خطوط میں سے ایک ہے جو پولس رسول نے اپنی قید کے دوران مسیحی

چار خطوط میں سے ایک ہے جو پولس رسول نے اپنی قید کے دوران مسیحی کلیسیاؤں کو لکھے۔

فلیمون کے نام یہ خط مسیحی محبت اور بھائی چارے کا ایک عملی نمونہ ہے۔ اس خط کا پس منظر یہ ہے کہ اُنیسمس نامی ایک نوجوان جو فلیمون کا غلام تھا اپنے مالک کے گھر سے چوری کرکے فرار ہو گیا اور رُوم جا پہنچا۔ وہاں کچھ ہی عرصہ بعد اُس کی مُلاقات پولس سے ہوئی۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اِس سے پہلے بھی اِفسس میں اپنے مالک فلیمون کے ہمراہ اُس کو مِل چُکا ہو مگر اَب اِس ملاقات میں وہ یسوع مسیح کے پیغامِ آزادی سے واقعی بہت متاثر ہوا اور ایمان لے آیا، اور پولس اور دیگر مسیحیوں کے ساتھ مِل کر خدمتِ الٰہی میں مصروف ہو گیا۔

اُنیسمس کی زندگی میں اِتنی بڑی تبدیلی دیکھ کر پولس رسول نے کلسیوں کی کلیسیا کے نام خط کے ۴ باب کی ۹ آیت میں یہ گواہی دی کہ، ”وہ دیانت دار اور پیارا بھائی ہے اور تم میں سے ہے“۔ لیکن پولس کو یہ بخوبی علم تھا کہ اُنیسمس اُس کے دُوست اور ہمخدمت فلیمون کا بھاگا ہوا غلام ہے، اور اُس نے یہ ضروری سمجھا کہ فلیمون کے نام ایک مختصر خط لکھ کر اُسے صورتِ حال سے آگاہ کرے۔ اِس خط کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ فلیمون کو اُنیسمس کے

ایمان کے بارے میں پتہ چلے، اور ویسے بھی اُس زمانے کے قانون کے مطابق وہ اُنیسمس کا مالک و آقا تھا اور واپس لوٹنے پر اُسے ہر طرح کی سزا دینے کا حق رکھتا تھا، مگر پولس رسول کی خواہش تھی کہ اَب فلیمون اپنے غلام اُنیسمس کو آزاد کر دے، اور خداوند میں ایک بھائی جان کر اُسے معاف کر دے۔

یہ زمانہ ایسا تھا کہ غلام کو دن رات کام کرنے والی ایک مشین سمجھا جاتا تھا اور مالک کو اپنے غلام پر ہرطرح کا ظلم وتشدد کرنے بلکہ جان سے مار دینے کا بھی حق تھا۔ جب کبھی بھا گے ہوئے غلام کو دوبارہ پکڑا جاتا تو مالک اس کو سخت سے سخت سزا دیتا تاکہ اُسکی قید میں رہنے والے دوسرے غلاموں کے لئے عبرت کا باعث ہو، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں معاملہ اِس کے بالکل برعکس ہے۔ پولس ایک غلام کے لئے اپنے دوست اور ہم ایمان بھائی سے معافی کی درخواست کرتا ہے۔ گو کہ پولس نے یہ خط خاص طور پر فلیمون کو لکھا لیکن شروع کی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خط اُن مسیحیوں کے نام بھی تھا جو فلیمون کے گھر میں اکھٹے ہو کر عبادت و بندگی کرتے تھے۔

پولس اپنے اس الہامی خط کو اس طرح سے شروع کرتا ہے: ''پولس کی طرف سے جو مسیح یسوع کا قیدی ہے اور بھائی تیمتھیس کی طرف سے اپنے

عزیز اور ہمخدمت فلیمون۔ اور بہن افیہ اور اپنے ہم سپاہ ارخپس اور فلیمون کے گھر کی کلیسیا کے نام۔ فضل اور اطمینان ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تمہیں حاصل ہوتا رہے۔'' (فلیمون آیات ۱۔۳)

پولس رسول کون ہے، اور وہ اپنے آپ کو روم کا قیدی کہلوانے کی بجائے یسوع مسیح کا قیدی کیوں کہتا ہے؟ پولس کا عبرانی نام ساؤل تھا جس کا مطلب ہے ''خدا سے مانگا ہوا''۔ کیونکہ وہ رومی شہری بھی تھا اِس لئے دستور کے مطابق دونوں نام اِستعمال کر سکتا تھا ۔ اُس نے طالب علمی کے زمانے میں یہودیوں کے مشہورِ زمانہ مذہبی استاد گملی ایل سے تعلیم حاصل کی۔ کہتے ہیں کہ تیس سال کی عمر میں پولس ایک جانا پہچانا یہودی راہنما بن چکا تھا۔ (اعمال ۵۸:۷)

یسوع مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کے کچھ ہی عرصے بعد کلیسیا پر جو ظلم و ستم اور مخالفت و اذیت کا طوفان اُٹھا، پولس بھی مسیحیوں کو تباہ و برباد کرنے میں پیش پیش تھا۔ نفرت و حقارت کی آگ لے کر وہ دمشق کی طرف روانہ ہو گیا تا کہ مسیحیوں کو پکڑے اور اُنہیں یہودیت سے مرتد ہونے کی سزا دلوائے۔ ابھی وہ راہ ہی میں تھا کہ یسوع مسیح اُس پر ظاہر ہوا۔ اس واقعہ کا پولس کے دِل پر اِسقدر اثر ہوا کہ وہ کچھ ہی دِن بعد حننیاہ نامی ایک مسیحی کی

رہنمائی میں یسوع مسیح پر ایمان لے آیا اور بپتسمہ لیا۔ اور دمشق کے مسیحیوں کے ساتھ مل کر عبادت خانوں میں جا کر یسوع کے المسیح ہونے کا کھلم کھلا اعلان کرنے لگا۔ اِس واقعہ کا ذکر انجیل مقدّس میں اعمال کی کتاب کے ۹ باب میں ہے۔ وہی پولس جو مسیح کے ماننے والوں کو ستاتا اور تنگ کرتا تھا اب اُس کے نام سے منادی و پرچار کرتا تھا، اور مسیح کی خاطر ہر دکھ اور ہر مصیبت سہنے سے بالکل تیار تھا۔ منادی و پرچار کرتے ہوئے وہ قید خانے میں ڈالا گیا اور اپنے آپ کو روم کا قیدی نہیں بلکہ مسیح کا قیدی کہلوانا پسند کِیا۔ پولس کا یہ کہنا کہ وہ مسیح کا قیدی ہے ہمارے لئے ایک مثال ہے، اُس نے اپنی زندگی پر دُکھ اور بے چارگی کا ااظہار نہ کِیا بلکہ خداوند کا شکر ادا کِیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب ہم مسیح پر ایمان لانے کی خاطر ستائے جائیں تو خداوند کے شکر گزار ہوں کیونکہ ہمیشہ کی زندگی جو مسیح نے ہمیں دی ہے اُسے کوئی انسان ہم سے چھین نہیں سکتا۔ متی ۵ باب اُس کی ۱۱ اور ۱۲ آیت میں یسوع مسیح نے فرمایا، ''جب میرے سبب سے لوگ تمکو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے۔ خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اَجر بڑا ہے اس لئے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اِسی طرح ستایا

ہے اس لئے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اِسی طرح ستایا تھا۔'' (متی ۵:۱۱-۱۲)

پولس نے اپنے اس مختصر سے خط میں فلیمون کو اپنا ہمخدمت کہا ہے، وہ پولس کی تبلیغ کے ذریعہ ہی یسوع مسیح پر ایمان لایا تھا اور اب کلسّی کی جماعت کا ممبر تھا۔ فلیمون کا مطلب ہے، ۔مہربانی کرنے والا۔ اور اس خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے نام کی طرح واقعی فلیمون نہ صرف ایک مہربان مسیحی تھا بلکہ ایک اچھا مہمان نوازبھی تھا۔پولس رسول اپنے دوسرے خطوں کی طرح اِس خط میں بھی پڑھنے والوں کیلیۓ سلام اور آداب کے بعد فضل و اطمینان کی پانے کی دُعا کرتا ہے کیونکہ خدا ہی ہے جو فضل و اطمینان کا سر چشمہ ہے اور اِسی لئے اُس نے یسوع مسیح کو دُنیا میں بھیجا کہ سب کو یہ عظیم الٰہی برکت بخشے۔ یوحنا ۱۴ باب اُس کی ۲۷ آیت میں ایمانداروں سے مخاطب ہوئے یسوع مسیح نے فرمایا، ''میں تمہیں اطمینان دئے جاتاہوں۔ اپنا اطمینان تمہیں دیتا ہوں۔ جس طرح دُنیا دیتی ہے میں تمہیں اس طرح نہیں دیتا۔''

اپنی اِس دُعا کے بعد پولس رسول خاص طور پر فلیمون سے مخاطب ہوتے ہوئے لکھتا ہے: ''میں تیری اس محبت کا اور ایمان کا حال سُن کر جو سب مقدّسوں کے ساتھ اور خداوند یسوع پر ہے۔ ہمیشہ اپنے خدا کا شکر

کرتاہوں اور اپنی دعاؤں میں تجھے یاد کرتا ہوں۔ تاکہ تیرے ایمان کی شراکت تمہاری ہر خوبی کی پہچان میں مسیح کے واسطے مؤثّر ہو۔ کیونکہ اے بھائی! مجھے تیری محبت سے بہت خوشی اور تسلّی ہوئی اس لئے کہ تیرے سبب سے مقدّسوں کے دل تازہ ہوئے ہیں۔'' (فلیمون آیات ۴۔۷)

انجیلِ مقدس میں یسوع مسیح کو خدا کا قدّوس کہا گیا ہے (مرقس ۱:۲۴، یوحنّا ۶:۶۹)۔ لہذا پولس کا الہام کی رو سے یسوع مسیح پر ایمان لانے والوں کو مقدس کہنا بجا ہے کیونکہ وہ مسیح کے وسیلے کلیسیا میں شامل ہیں (۱۔کرنتھیوں ۱:۲، افسیوں ۱:۱)۔ پولس یہ سُن کر خدا کا شکر گزار ہے کہ فلیمون کو یسوع مسیح سے محبت و پیار ہے اور وہ مسیح کی کلیسیا کے دوسرے ممبرز سے بھی ویسا ہی بھائی چارہ اور رفاقت رکھتا ہے۔ مسیح کے پیروکار ہوتے ہوئے ہر ایماندار کا فرض ہے کہ صرف خدا سے ہی محبت و رفاقت نہ رکھے بلکہ اُس کے بندوں سے بھی محبت و پیار سے پیش آئے۔ پولس رسول، فلیمون کو اپنا اچھا چال چلن اور نیک سلوک جاری رکھنے کی اِس لئے دُعا دیتا ہے کہ وہ محبت و قربانی کے اِسی جذبے کے ساتھ اپنے ایمان کا مظاہرہ کرتا رہے تاکہ مسیح میں اُسے ہر اچھی بات کی پوری پوری سمجھ حاصل ہو، اور اُس کے سبب سے دوسرے مسیحیوں کا ایمان تر وتازہ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ پولس نے اُسے 'عزیز

دوسرے مسیحیوں کا ایمان تر وتازہ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ پولس نے اُسے 'عزیز اور ہمخدمت فلیمون' کہہ کر مخاطب کِیا۔

اپنے اِس الہامی خط میں پولس رسول نے انیسمس کو اپنا بیٹا کہہ کر فلیمون سے سفارش کرتے ہوئے قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ اپنے غلام انیسمس کی غلطیوں کو معاف کرکے اُسے ایک مسیحی بھائی کی طرح قبول کر لے۔ پولس رسول نے امن و صلح، اور معافی و درگزر کا جو اعلیٰ نمونہ پیش کِیا، اُس کا آنے والے زمانے خاص طور پر انیسویں صدی میں رہنے والوں پر کیا اثر پڑا، اگر آپ جاننا چاہتے ہیں تو ہمارا اگلا پروگرام سُننا مت بھولیئے گا۔

دُوسرا باب

فِلیمون سے التماس

(فِلیمون آیات ۸۔۱۷)

موسوی شریعت کے تحت عبرانی لوگ اپنے غلاموں سے دیگر قوموں کی نسبت اچھا سلوک کرتے تھے۔ غلاموں کو یہ حق حاصل تھا کہ اپنی آزادی مختلف طریقوں سے حاصل کر لیں۔ ان کی تفصیل توریت میں موجود ہے (خروج ۲۱:۲۔۲۷، احبار ۲۵:۳۹۔۴۸، ۴۷:۵۴، استثنا ۱۵:۱۲۔۱۵)۔ نئے عہد یعنی پہلی مسیحی صدی میں بھی غلامی رائج تھی اور اس کا رواج انیسویں صدی تک دنیا میں کسی نہ کسی روپ میں رہا ہے بلکہ اب بھی بعض پسماندہ علاقوں میں اس کے نشانات ملتے ہیں۔ لیکن تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ غلامی کے خلاف ۱۷ ویں صدی میں زبردست مہم شروع ہوئی اور آخرکار بیسویں صدی میں بیشتر ممالک کی حکومتوں نے اس کو غیر قانونی قرار دے دیا۔

ہم جب تاریخ پر مزید نظر دوڑاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی تعلیم کے باعث غلاموں کے ساتھ نرمی برتنے اور ان کے حقوق

کی پاسداری کی ایک خاموش مہم شروع ہوئی۔ پہلی صدی کی کلیسیا نہ صرف ان لوگوں پر مشتمل تھی جو معاشرتی طور پر آزاد تھے بلکہ غلاموں کو بھی رکنیت کے برابر حقوق حاصل تھے۔ یسوع مسیح کے رسول یہ جانتے تھے کہ غلامی کا طوق ایک معاشرتی لعنت ہے لیکن انہیں یہ بھی علم تھا کہ حالات کے پیش نظر اس کو بغاوت اور جسمانی جنگ وجدل سے ختم نہیں کیا جاسکتا تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ جب لوگ دل سے مسیح پر ایمان لائیں گے تو ان کے دلوں میں تبدیلی آئے گی اور وہ مسیح کے احکام کی پیروی کرکے تمام خلقت خدا کو اپنے برابر درجہ دیں گے۔

مثال کے طور پر پولس نے گلتیوں کی کلیسیا کے نام خط میں ان الفاظ میں ہدایت دی: ''تم سب اُس ایمان کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے خدا کے فرزند ہو۔ اورتم سب جتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا مسیح کو پہن لیا۔ نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی۔ نہ کوئی غلام نہ آزاد۔ نہ کوئی مرد نہ عورت۔ کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو۔'' (گلتیوں ۳:۲۸-۲۹)

پولس نے نوکروں اور مالکوں کو صاف دلی اور ایک دوسرے سے اچھا برتاؤ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا، ''تم جانتے ہو کہ جو کوئی جیسا اچھا کام کریگا خواہ غلام ہو خواہ آزاد، خداوند سے ویسا ہی پائے گا۔ اور اے مالکو تم

بھی دھمکیاں چھوڑ کر ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو کیونکہ تم جانتے ہو کہ ان کا اور تمہارا دونوں کا مالک آسمان پر ہے اور وہ کسی کا طرف دار نہیں۔'' (افسیوں ۶:۸۔۹)

لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ پولس رسول نے جب فلیمون کے نام خط لکھا تو خود بھی ان باتوں پر عمل کیا۔ نہ صرف اس نے فلیمون کے بھاگے ہوئے غلام انیسمس کی سفارش کی بلکہ اس کی عزت اور مقام کو اتنا اونچا کیا کہ اسے اپنا روحانی بیٹا قرار دیکر اس کی سفارش کی اور فلیمون کو لکھا: ''سو اپنے فرزند انیسمس کی بابت جو قید کی حالت میں مجھ سے پیدا ہوا تجھ سے التماس کرتا ہوں۔'' (فلیمون آیت ۱۰) اور یہ کہ ''اسے اس طرح قبول کرنا جسطرح مجھے'' (فلیمون آیت ۱۷)

پولس نے ایسا کیوں کیا؟ جواب انجیل مقدس اور پولس کے الہامی خطوط میں ہے کہ خدا کی نظر میں غلام اور آقا ایک جیسے ہیں۔ وہ دونوں کا مالک ہے اور چونکہ دونوں نے ایک ہی چشمہ یعنی مسیح کے چشمے سے نجات کی برکت حاصل کی ہے سو دونوں برابر ہیں۔

ایک اور بات بھی نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ پولوس نے جب انیسمس کی سفارش کی تو اگر وہ چاہتا تو ایک رسول کی حیثیت سے فلیمون کو حکم بھی

دے سکتا تھا لیکن اس نے ایسا نہ کیا بلکہ حلم اور محبت کا پرتو بن کر آیات ۸-۹ میں یوں لکھا: ''پس اگرچہ مجھے مسیح میں بڑی دلیری تو ہے کہ تجھے مناسب حکم دوں۔ مگر مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میں بوڑھا پولس بلکہ اس وقت مسیح یسوع کا قیدی بھی ہو کر محبت کی راہ سے التماس کروں۔''

ایک وہ وقت تھا کہ انیسمس اپنی بری عادات کی وجہ سے فلیمون کے کسی کام کا نہ تھا لیکن اب جب مسیح کو پاکر اس کی روحانی زندگی تبدیل ہوئی تو اس کا اثر اس کی بیرونی رندگی پر بھی پڑا اور پولس نے اپنے خط کی آیت ۱۱ میں لکھا، ''پہلے تو وہ کچھ تیرے کام کا نہ تھا مگر اب تیرے اور میرے دونوں کے کام کا ہے۔'' لفظ انیسمس کا مطلب ہے کارآمد یا فائدہ مند، لیکن پولس رسول تسلیم کرتا ہے کہ انیسمس نہ تو کار آمد تھا اور نہ ہی فائدہ مند، یہاں تک مسیح کو قبول کرنے کے بعد بھی وہ کارآمد نہیں تھا، یہ مسیح ہی ہے جو ہمارے کردار اور ہماری زندگی کو تبدیل کر سکتا ہے۔ اس آیت میں ایک اَور نصیحت ہمارے لئے ہے۔ بعض دفعہ ہم کسی سے ٹھوکرکھا کر اُس کی غلطیوں کی وجہ سے اس پراپنی محبت اور شفقت کے دروازے بند کر دیتے ہیں اور اس کو موقع ہی نہیں دیتے کہ تبدیل ہو جائے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ وہ شخص اپنے آپ کو تبدیل کر دے، ایسی حالت میں ہمیں چاہیئے کہ جیسے خدا نے اس پر اپنی

کو تبدیل کر دے، ایسی حالت میں ہمیں چاہئے کہ جیسے خدا نے اس پر اپنی محبت اور شفقت کا دروازہ کھلا رکھا ہم بھی اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں۔

انیسمس کی زندگی میں تبدیلی دیکھ کر پولس نے نہ صرف اسے اپنا روحانی بیٹا قرار دیا بلکہ اس کی زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی دیکھ کر فلیمون کو لکھا: ''خود اسی کو یعنی اپنے کلیجے کے ٹکڑے کو میں نے تیرے پاس واپس بھیجا ہے۔ اس کو میں اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا تاکہ تیری طرف سے اس قید میں جو خوشخبری کے باعث ہے میری خدمت کرے۔ لیکن تیری مرضی کے بغیر میں نے کچھ نہ کرنا چاہا تاکہ تیرا نیک کام لاچاری سے نہیں بلکہ خوشی سے ہو۔'' (فلیمون آیات ۱۲۔۱۴)

پولس اپنے پیار اور محبت سے مجبور ہوکر اپنا مقام استعمال کرکے انیسمس کو اپنے پاس رکھ سکتا تھا اور فلیمون کو شاید اعتراض بھی نہ ہوتا۔ لیکن پولس کو ایسا منظور نہیں تھا کیونکہ جیسا کہ اس نے کرنتھیوں کی کلیسیا کے نام اپنے پہلے خط کے ۱۳ باب آیت ۵ میں لکھا کہ ''محبت اپنی بہتری نہیں چاہتی۔۔۔'' اب ضروری تھا کہ خود بھی اس پر عمل کرے اور اس نے ایسا ہی کیا۔ اور فلیمون کے نام لکھا، ''کیونکہ ممکن ہے کہ وہ تجھ سے اس لئے تھوڑی دیر کے واسطے جدا ہوا ہو کہ ہمیشہ تیرے پاس رہے مگر اب سے غلام کی طرح

نہیں بلکہ غلام سے بہتر ہوکر یعنی ایسے بھائی کی طرح رہے جو جسم میں بھی اور خداوند میں بھی میرا نہایت عزیز ہو اور تیرا اس سے بھی کہیں زیادہ۔'' (فلیمون آیات ۱۵-۱۶)

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ پولس فلیمون کو قائل کرنے کی پوری جستجو میں تھا یہاں تک کہ وہ یہ کہنے سے بھی دریغ نہیں کرتا کہ ہو سکتا ہے کہ انیسمس کا بھاگنا نہ صرف انیسمس کے لئے خوشی کا باعث بنا بلکہ فلیمون کیلئے بھی کیونکہ اب انیسمس ایک غلام کی طرح نہیں بلکہ ایک بھائی کی طرح اس کی خدمت کرے گا اورشاید اس کے پاس ساری زندگی رہے۔

پولس کلام کی رو سے چاہتا تھا کہ فلیمون انیسمس کی غلطیوں کو معاف کرکے اب غلاموں کی طرح نہیں بلکہ اسے مسیح میں برابر کا شریک سمجھ کر قبول کرے یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے اس الہامی خط میں یہ بھی فلیمون کو لکھا، ''پس اگر تو مجھے شریک جانتا ہے تو اسے اس طرح قبول کرنا جس طرح مجھے۔'' (فلیمون آیت ۱۷) یقینا یہ بات فلیمون کے لئے ایک بڑے امتحان کا باعث ہوگی۔ اگر وہ چاہتا تو انیسمس کو روم کے رائج شدہ قانون کے تحت سزا دے کر دنیاوی طور سے اس پر اپنا حق جتا سکتا تھا یا پھر اسے معاف کر کے بھائی کی طرح قبول کر کے خدا کی نظر میں سرخرو ہو سکتا تھا۔ جیسے فلیمون

بزرگ جیسی ہستی کے لئے انیسمس کے بارے میں فیصلہ کسی امتحان سے کم نہ ہوگا، ہماری زندگی میں بھی کچھ حالات ہمارے لئے امتحان بن کر سامنے آتے ہیں اور ہمارے سامنے سوال بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں کہ آیا ہم دنیا کا ساتھ دیں یا خدا کے بتائے ہوئے اصولوں کی پیروی کریں۔ ظاہر ہے کہ اگر ہم خدا باپ اور مسیح خداوند پر ایمان رکھتے ہیں تو خدا کے بتائے ہوئے اصولوں کی پیروی کریں گے۔

پولس کو پورا پورا یقین تھا کہ انیسمس ایک فرمانبردار اور دیانت دار مسیحی ثابت ہوگا۔ آیئے یہ سوال ہم اپنے آپ سے بھی پوچھیں کہ کیا ہم بھی ایسے مقام پر ہیں کہ ہمارے چال چلن کے بارے میں خدا کا کوئی بندہ اتنی یقین دہانی اور بھروسہ کے ساتھ گواہی دے سکے؟

تیسرا باب

سفارش، سلام اور کلمات برکت

(فِلیمون آیات ۱۸-۲۵)

مسیح یسوع نے اپنے شاگردوں کو دُعا کرنے کا ایک نمونہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ''تم اس طرح دعا کیا کرو کہ ''اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اور جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے تُو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔ اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین''' (متی ۶:۹-۱۳)

یہ دُعا جسے دعائے ربانی بھی کہا جاتا ہے ، یسوع مسیح نے ہر زمانے کی کلیسیا کے ایمانداروں کے لئے بطور نمونہ اپنے شاگردوں کو سکھائی۔ اس دُعا میں چھ درخواستیں ہیں۔ پہلی تین کا تعلق خدا کے نام، بادشاہی اور مرضی سے ہے جبکہ آخری تین کا انسان کی خوراک، معافی اور فتح سے ہے۔ اس دُعا کی

ایک آیت میں معافی کی درخواست بھی شامل ہے۔ پولس رسول نے جب اپنے ہم خدمت فلیمون کے نام اُس کے بھاگے ہوئے غلام انیمس کے بارے میں لکھا تو اِس الہامی خط میں نہ صرف اُس کو خوشخبری دی کہ اُس کا غلام اَب روحانی طور پر بدل گیا تھا بلکہ یہ بھی کہا کہ وہ انیسمس کو اَب غلام کی طرح نہیں بلکہ مسیح میں ایک بھائی سمجھ کر قبول کر کے معاف کر دے۔ ظاہر ہے کہ معاف کر کے فلیمون کو اُس نقصان کو بھی برداشت کرنا تھا جو انیسمس نے کِیا تھا۔

دُعائے ربانی میں ایک دعا مانگنے والا خدا سے درخواست کرتا ہے، ''جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کِیا ہے تُو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔'' اِس دُعا کی روشنی میں کیا انیسمس کا قرض یا نقصان اتنا بڑا ہے کہ فلیمون اُسے معاف نہ کر سکے گا ؟ اگر ہم دوسروں کو معاف نہیں کر سکتے تو پھر خدا سے بھی ایسی امید نہیں رکھی جا سکتی کہ وہ ہمیں معاف کرے۔ لیکن جیسے خدا رحمان اور رحیم ہے اور در گذر کرتا ہے، ہمیں بھی اُس کی راہ پر چل کر دوسروں کی غلطیوں کو درگذر کرنا چاہیئے۔

اِس کے باوجود پولس نے اپنے خط میں فلیمون کو لکھا، ''اور اگر اُس نے تیرا کچھ نقصان کِیا ہے یا اُس پر تیرا کچھ آتا ہے تو اُسے میرے نام لکھ

لے۔ مَیں پولس اپنے ہاتھ سے لکھتا ہوں کہ خود ادا کروں گا اور اُس کے کہنے کی کچھ حاجت نہیں کہ میرا قرض جو تجھ پر ہے وہ تُو خود ہے۔'' (فلیمون آیات ۱۸-۱۹) دوسرے لفظوں میں پولس یہ کہنا چاہتا تھا کہ اگر تیرا اتنا زیادہ نقصان ہوا ہے کہ اُسے معاف نہیں کِیا جا سکتا تو میں ذمہ داری لیتا ہوں کہ اُس کو ادا کر دوں گا۔ پولس نے اِتنی بڑی ذمہ داری کیوں لی؟ اِس کے پس منظر میں یسوع مسیح کی اپنی مثال اور تعلیم ہے۔ اِس کے ساتھ پولس، فلیمون کو یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ روحانی طور پر فلیمون بھی پولس کا قرض دار ہے کیونکہ پولس کی بدولت ہی اُس کو مسیح کے بارے میں خوشخبری پہنچی اور مسیح پر ایمان لانے سے اُس کے گناہوں کا قرض معاف ہوا سُو اَب موقع تھا کہ فلیمون خود بھی اِس مثال کو اپنائے اور انیسمس کے قصور معاف کرے۔

پولس اپنے مقصد کو مزید واضح کرتے ہوئے فلیمون کو لکھتا ہے، ''اے بھائی! میں چاہتا ہوں کہ مجھے تیری طرف سے خداوند میں خوشی حاصل ہو۔ مسیح میں میرے دل کو تازہ کر۔ میں تیری فرمانبرداری کا یقین کرکے تجھے لکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ جو کچھ میں کہتا ہوں تُو اُس سے بھی زیادہ کرے گا۔'' (فلیمون آیات ۲۰-۲۱)

پولس کو معلوم تھا کہ بھاگے ہوئے غلام کا واپس ملنے پر کیا حشر کِیا جاتا تھا۔ لہذا اُس نے مسیح کی مثال دیتے ہوئے کہا: ''مسیح میں میرے دل کو تارہ کر'' اُسے یقینِ کامل ہے کہ اس کا ہم خدمت فلیمون نہ صرف انیسمس کے ساتھ اچھا سلوک کریگا بلکہ اُس سے بھی بڑھ کر شفقت و محبت سے پیش آئے گا۔ فلیمون کا رویہ نہ صرف اُس کے خاندان اور مقامی کلیسیا بلکہ آنے والے زمانوں میں بھی مسیحیوں کے دل کو تازہ کرے گا۔ ویسے تو پولس نے انیسمس کو ایک اور مسیحی بھائی کے ساتھ خط دے کر روانہ کیا تھا لیکن وہ خود بھی چاہتا تھا کہ کسی وقت فلیمون اور مقامی کلیسیا جو اُس کے گھر میں اکھٹے ہوکر عبادت کرتی تھی، اُن کی رفاقت میں کچھ وقت گزارے۔ لہذا اُس نے فلیمون کو لکھا، ''اِس کے سِوا میرے لئے ٹھہرنے کی جگہ تیار کر کیونکہ مجھے امید ہے کہ مَیں تمہاری دعاؤں کے وسیلہ سے تمہیں بخشا جاؤں گا۔'' (فلیمون آیت ۲۲)۔

فلیمون کے گھر میں نہ صرف کلیسیا کے ممبر اکھٹے ہوتے تھے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ فلیمون ایک مہمان نواز آدمی بھی تھا اور مسیحی ہونے کی وجہ سے پولس کے ساتھ اُس کی دوستی تھی ، وہ پولس کی رہائی کے لئے خدا کے حضور دعائیں بھی کرتا تھا۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ گو پولس جیل میں ہے پھر بھی وہ خدا کے فضل و کرم سے مایوس نہیں اور پُر امید ہے کہ اگر خدا کو منظور

ہوا تو وہ ایک دن باہر نکل کر پھر آزادی سے اپنے ساتھیوں سے ملے گا اور دین کا پرچار کرے گا۔ پولس کی اِس امید میں ہمارے لئے بھی سبق ہے کہ خدا کے حضور ہمیشہ پُر امید رہنا چاہیے کہ وہی تو ہے جو ہماری آزمائشوں میں سے ہمارے نکلنے کی راہ پیدا کرتا ہے اور اپنے جلال کی خاطر ہمیں انہیں جھیلنے کی طاقت دیتا ہے۔

پولس اپنے خط کے آخر میں اپنے دیگر خطوط کی طرح اپنے ملنے جلنے والوں کو یاد کرتا ہے اور اپنی طرف سے ہی نہیں بلکہ اپنے دوسرے ہمخدمت ساتھیوں کی طرف سے بھی سب کو سلام کہتا ہے، ''اِپفراس جو مسیح یسوع میں میرے ساتھ قید ہے اور مرقس اور اَرسترخُس اور دیماس اور لوقا جو میرے ہم خدمت ہیں تجھے سلام کہتے ہیں۔'' (فلیمون آیت ۲۴)

اِپفراس نے شاید رضاکارانہ طور پر قید قبول کر لی تھی یا پھر وہ بھی انجیل کی منادی کے باعث پولس کے ساتھ قید میں تھا۔ مرقس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ برنباس نامی مسیحی کا رشتے دار تھا اور پطرس رسول کے وسیلہ سے مسیحی ہوا تھا۔ چار انجیلوں میں سے ایک مرقس کے نام سے ہے۔ مرقس، پطرس رسول کا ہم خدمت اور ترجمہ کرنے والا تھا۔ لوقا سے بائبل مقدس میں لوقا کی انجیل اور رسولوں کے اعمال منسوب ہیں۔ اَرسترخُس کے بارے میں کہا

جاتا ہے کہ وہ تھسلینیکے کا ایک مسیحی تھا جو پولس کا ہم سفر بھی رہا۔ اِسی طرح دیماس کے بارے میں بھی کہتے ہیں کہ غالباً تھسلینیکے کا ہی مسیحی باشندہ تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ دیمتریس اور دیماس ایک ہی شخص ہے۔ (اعمال ۱۹: ۲۳۔۲۷، ۳۸، ۳۔یوحنا آیت ۱۲)

سلام کے بعد پولس اپنی اختتامی دُعا کرتا ہے، ''ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تمہاری رُوح پر ہوتا رہے، آمین۔'' (فلیمون آیت ۲۵) ایسی ہی اختتامی دُعا پولس نے گلتیوں اور فلپیوں کی کلیسیا کے نام بھی اپنے خطوط میں کی ہے۔ پولس نے فلیمون کے نام اپنا خط فلیمون اور دیگر مسیحیوں پر فضل کی دُعا سے شروع کِیا اور اِسی پر ختم بھی کِیا۔

اردو زبان کا لفظ 'فضل' عربی سے لیا گیا ہے، جس کا مطلب ہے، بڑھ جانا یا سبقت لے جانا، تاہم مسیحیت میں لفظ 'فضل' احسان، شفقت، مہربانی، رحمت، خوشنودی اور نیکو کاری کے علاوہ زیادہ تر خیرخواہی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور یقینا خدا کی خیرخواہی ہمارے لئے اِس طرح سے ہوئی کہ اُس نے خداوند یسوع مسیح کو ہمارے لئے دُنیا میں بھیجا۔ یوحنا رسول کہتا ہے، '' شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی۔'' (یوحنا ۱:۱۷)

اِس فضل کے بارے میں عبرانیوں کے نام خط ۴ باب اور آیت ۱۶ میں یہ ہدایت دی گئی ہے، ''پس آؤ فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے۔''

ہم فضل کے حق دار اُسی صورت میں بن سکتے ہیں جب مسیح خداوند پر ہمارا دل و دماغ اور روح سے ایمان ہو۔ کیونکہ وہ ہماری آخری منزل ہے۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو اپنے آپ سے یہ پوچھنے کی ضرورت ہے کہ کیا میں واقعی خداوند یسوع مسیح کے فضل کو اپنی زندگی میں وہ مقام دے چکا ہوں جیسا دینا مجھ پر لازم ہے۔